السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حاجی عبدالحق فوت ہوگئے اور ورثاء چھوڑے 5 بیٹیاں، مرحوم عبدالحق نے اپنی زندگی میں 3 بیٹیوں کو زمین اور سونا برابر برابر دیا، باقی دو بیٹیاں رہ گئی ان کو مکان ہبہ کر دیا جس پر ان تینوں بیٹیوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا، اس واقعہ کو تقریبا 3 سال گزر گئے۔ اس کے بعد دونوں بیٹیوں نے اپنا مکان فیض محمد کو فروخت کر دیا اور قبضہ بھی فیض محمد کو دے دیا۔ اس وقت سے فیض محمد اس جگہ پر رہتا ہے۔ اس پر ان تینوں بچیوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا، اس مکان کو فروخت کیے ہوئے تقریبا 10 سال گزر چکے ہیں، اب تینوں میں سے ایک کہتی ہے کہ مجھے اس مکان میں سے حصہ ملے، وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق اس لڑکی کو حصہ ملے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ہبہ اور تقسیم جائز ہے۔ تین بیٹیوں میں بھی ملکیت برابر تقسیم ہوئی باقی جو جگہ (مکان) رہا تھا، ان دو بیٹیوں کو تقسیم کر دی یہ تقسیم برابر ہے۔ اس لیے مکان کی مالکان دو بیٹیاں ہی ہیں، یہ ہبہ صحیح ہے اور یہ دو بیٹیاں اس مکان کو فروخت کر سکتی ہیں چونکہ عرصہ 10 سال سے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا اور قبضہ بھی فیض محمد کے پاس تھا۔

حدیث میں ہے کہ :

((عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ہبتہ کالکلب یقئ ثم یعود فی قیئہ)) صحیح البخاري: کتاب الہبة وفضلہا والتحریض علیہا' باب نمبر۳۰- صحیح مسلم کتاب الھبات' باب نمبر۲.

''ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہبہ کی ہوئی چیز میں لوٹنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر دیتا ہے پھر اس قے کو واپس لے لیتا ہے۔''

نیز فرمایا :

((عن ابن عمر وبن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل للرجل أن یعطی العطیة ثم یرجع فیہا الاالوالد فیما یعطی ولد)) رواہ احمد ج ۱' ص ۲۳۷' رقم: ۲۱۲۳.

''ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کو عطیہ دے اور پھر اس کو واپس لے لے سوائے والد کے وہ اپنے بیٹے کے عطیہ میں ایسا کر سکتا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 555

محدث فتویٰ